بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے فنائے مسجد میں صف بنانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جمعہ کی نماز کے وقت مسجد کے صحن میں پہلی صف میں کچھ نمازی کھڑے ہوئے، پھر دوسری صف میں کچھ نمازی کھڑے ہوئے، لیکن تیسری صف اس کے پیچھے قائم کرنے کے بجائے اس کے بعد موجود وضو خانے کی جگہ میں، جو مسجد سے متصل اور فنائے مسجد کے حکم میں ہے، بعض نمازی وہاں صف بنا کر نمازِ جمعہ ادا کرنے لگے۔ ایسی صورت میں ان نمازیوں کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب

مسجد اور فنائے مسجد ایک ہی مکان کے حکم میں ہیں، لہذا جب وضو خانے کی جگہ، فنائے مسجد ہے، تو وہاں سے جن مقتدیوں نے اقتدا کی ہے، ان کی اقتدا درست ہو گئی، لیکن اگر بیچ میں صف بن سکتی تھی، پھر بھی بلا وجہ وہ جگہ چھوڑ کر فنائے مسجد (وضو خانے والی جگہ) میں صف بنا لی، تو یہ مکروہ و خلاف سنت ہوا ہے۔ اسی طرح اگر پہلی صفوں میں بس کچھ کچھ لوگ کھڑے ہوئے، ان کو مکمل نہیں کیا گیا، تو ان کو مکمل نہ کرنے کے سبب گناہ ہوا؛ کہ اتمام صف (صف کو مکمل کرنا) واجب ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے "والمسجد وان کبر لا یمنع الفاصل فیہ۔۔۔ ولو اقتدی بالامام فی اقصی المسجد والامام فی المحراب وانہ یجوز" ترجمہ: مسجد کبیر میں بھی صفوں کے درمیان فاصلہ ہونا اقتدا سے مانع نہیں ہوتا اور اگر کسی نے مسجد کے آخر میں امام کی اقتدا کی اور امام محراب میں ہو، تو اس کی اقتدا جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 88، مطبوعہ: کوئٹہ)

پوری مسجد مکان واحد کے حکم میں ہونے کے متعلق تحفۃ الفقہاء، بدائع الصنائع، فتح القدیر، درمختار و ردالمحتار و غیرہا کتبِ فقہ میں ہے، (واللفظ للاول) "المسجد کلہ بمنزلۃ بقعۃ واحدۃ حکما" ترجمہ: مسجد تمام کی تمام حکمی طور پر ایک ہی مکان ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 226، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

البنایہ شرح ہدایہ میں ہے "وفي فناء المسجد لا يشترط اتصال الصفوف ولا يلي المسجد؛ لأنه في حكم المسجد" ترجمہ: فنائے مسجد میں صفوں کے درمیان صفوں کا اتصال ضروری نہیں، اور نہ ہی ان کا عین مسجد سے اتصال ضروری ہے، کیوں کہ یہ سب عین مسجد اور فنائے مسجد ایک مسجد کے حکم میں ہیں۔ (البنایہ شرح ہدایہ، جلد 2، صفحہ 253، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "امام صف سے اتنا آگے کھڑا ہو کہ جو مقتدی اس کے پیچھے ہے اس کا سجدہ بطور مسنون بآسانی ہو جائے بلا ضرورت اس سے کم فاصلہ رکھنا جس کے سبب مقتدیوں کو سجدہ میں تنگی ہو منع ہے **یوں ہی فاصلہ کثیر، عبث چھوڑنا خلاف سنت مکروہ ہے۔** "(فتاوی رضویہ، ج 06، ص 547، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : "مسجدِ عید گاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانعِ اقتدا نہیں، اگرچہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔ "(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 564، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز میں صفوں کو مکمل کرنے کے متعلق مسندِ احمد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا : "أقيموا الصفوف، فإنما تصفون بصفوف الملائكة وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل، ولينوا في أيدي إخوانكم، ولا تذروا فرجات للشيطان، ومن وصل صفا، وصله الله تبارك وتعالى، ومن قطع صفا قطعه الله تبارك وتعالى "ترجمہ : صفوں کو سیدھا کرو، کیونکہ تم ملائکہ کی صفوں کی طرح صفیں بناتے ہو اور اپنے کندھوں کو برابر کرو اور صفوں کی خالی جگہوں کو پورا کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑو اور جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو قطع کیا، اللہ تعالیٰ اس کو قطع فرمائے گا۔ (مسند احمد، جلد 10، صفحہ 17، رقم الحدیث 5724، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : "دربارہ صفوف شرعاً تین باتیں بتاکید ماموربہ ہیں اور تینوں آج کل معاذ اللہ کالمتروک ہو رہی ہیں، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔ ۔ ۔ اول : تسویہ کہ صف برابر ہو، خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں شانے ٹخنے آپس میں محاذی ایک خط مستقیم پر واقع ہوں، جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا ہے عمود ہو۔ ۔ ۔ دوم : اتمام کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو دوسری نہ کریں۔ ۔ ۔ سوم : تراصّ یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے۔ ۔ ۔ یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متممات سے اور تینوں امر شرعاً واجب ہیں۔ "(فتاویٰ رضویہ، جلد 07، صفحہ 219 تا 223، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5520

تاریخ اجراء : 08 جمادی الاولیٰ 1448ھ/20 اکتوبر 2026ء